کسی ایک کا انکار کرنا یا اس میں تاویل کر کے اس کے مفہوم کو بگاڑنا اور اسے نئے معنی پہنانا کفر ہے۔ مثال کے طور پر نماز کو لیجئے، نماز اسلام کا عظیم ترین فریضہ ہے۔ اس کی فرضیت کا اعتقاد فرض، اس کا علم حاصل کرنا فرض اور اس کا انکار کفر ہے۔ یا مثلاً مسواک کو دیکھئے کہ مسواک اسلام میں سنّت ہے اس کے سنّت ہونے کا عقیدہ فرض ہے۔ اس کا علم حاصل کرنا سنّت ہے، اور اس کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوّت باین معنی کہ آپؐ کے بعد کسی کو منصبِ نبوّت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے، اس عقیدے کو اسی مفہوم میں تسلیم کرنا فرض ہے۔ اور اس کا انکار کرنا یا ختمِ نبوت کے معنیٰ میں تحریف کر کے اسے نئے معنے پہنانا کفر ہے۔ الغرض "ایمان و کفر" سے متعلقہ تمام مسائل کو نہایت بسط و تحقیق سے حل فرمایا جس کی روشنی میں نہ صرف قادیانیوں کا بلکہ ہر ملحد و زندیق کا کفر و نفاق عیاں ہو جاتا ہے۔ ختمِ نبوت کے موضوع پر ایک رسالہ "خاتم النبیین" فارسی زبان میں رقم فرمایا، جس میں منصبِ ختمِ نبوت کے بہت سے دقیق پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا۔ ایک مبسوط رسالہ "عقیدۃ الاسلام" عربی میں اسلام کے اہم ترین عقیدہ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر تالیف فرمایا۔ بقول علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ "ایسی جامع کتاب اس موضوع پر نہیں لکھی گئی"۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں: "مجھے امید ہے کہ اس رسالے کی برکت سے انشاء اللہ عیسیٰ علیہ السلام میری شفاعت فرمائیں گے۔" (نفحۃ العنبر) اسی موضوع پر ایک اور رسالہ "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" تالیف فرمایا جس میں یکصد مرفوع، موقوف احادیث جمع فرمائیں۔ یہ رسالہ بھی اپنے موضوع پر بے نظیر ہے۔

ان علمی مآثر کے علاوہ حضرت شاہ صاحبؒ نے اہلِ علم کی ایک بڑی جماعت تیار فرمائی اور ان سے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھوائیں، اس طرح "ختمِ نبوت" پر ایک وقیع کتب خانہ وجود میں آیا۔ انجمن خدام الدین لاہور کے عظیم الشان اجلاس میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو "امیرِ شریعت" کا خطاب دے کر ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور ختمِ نبوت کی حفاظت کا مستقل مشن ان کی قیادت میں "احرارِ اسلام" کے سپرد کیا۔ بہاولپور کے مشہور مسلم قادیانی مقدمہ میں شاہ صاحبؒ نے اسلام اور کفر کی عدالتی جنگ لڑی، جس میں فتحِ اسلام اور شکستِ کفار کا ایمان افزا نظارہ سب نے دیکھا۔ فیصلہ مقدمہ بہاولپور اسی جہاد کا مالِ غنیمت ہے جو مسلمانوں کے ہاتھوں میں آج تک محفوظ ہے۔

کشمیر کے دورے سے قابلِ فخر سپوت علامہ اقبال مرحوم تھے۔ موصوف نے قادیانی مضمرات کو سمجھا، اس کے سیاسی پس منظر کی وضاحت کی اور اس کے ہولناک نتائج سے قوم کو آگاہ کیا۔ موصوف ہی نے پہلی بار قادیانیوں کو "غدارانِ اسلام" کا خطاب دیا، انہیں مسلم تنظیمی اداروں سے خارج کرایا اور انہیں